دودھ کی کم پیداوار کی وجوہات اور تجاویز برائے سفید انقلاب

پاکستان میں جس رفتار سے آبادی بڑھ رہی ہے اس رفتار سے دودھ کی پیداوار نہیں بڑھ رہی ۔ ہماری عوام کو سفارش کردہ معیار اور مقدار کے مطابق دودھ دستیاب نہیں ہے اور اس صورتِ حال کی سنگینی میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس مضمون کا مقصد ملکی سطح پر دودھ کی کم پیداوار کی وجوہات اور ان کے حل پر روشنی ڈالنا ہے۔

1- گائے بھینسوں کی کم وراثتی صلاحیت

پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین دودھ دینے والی نسلوں سے نوازا ہے لیکن غلط بریڈنگ پالیسیوں کی وجہ سے ان کی وراثتی صلاحیت دن بدن کم ہو رہی ہے۔ چھوٹے کسان کی سطح پر مصنوعی نسل کشی کی سہولت موجود نہیں ہے جب ایک مادہ گرمی میں آتی ہے تو اسے کسی بھی نر کے ساتھ بریڈ کروا دیا جاتا ہے۔ بے شک اس کا ریکارڈ جیسا بھی ہے۔ مثال کے طور پر ایک فارمر کے پاس بالکل خالص 100 فیصد نیلی راوی بھینس ہے جس کو ایسے سانڈ کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے جو 80 فیصد خالص ہے تو پیدا ہونے والے بچے میں 90 فیصد خالص پن ہوگا اور اس کی جھوٹی (Heifer) کو جوان ہونے کے بعد اگر پھر ایسے ہی سانڈ سے ملا دیا جائے تو خالص پن 85 فیصد ہوگا اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بعد میں پیدا ہونے والے بچوں میں اپنی ماں کی نسبت زیادہ دودھ دینے کی موروثی صلاحیت کم ہوئی۔ یہ سلسلہ پچھلے کئی سالوں سے جاری ہے۔ دوسری اہم وجہ مصنوعی نسل کشی کی شرح اختیاری کا کم ہونا ہے جو اس وقت ملکی سطح پر صرف 16 سے 17 فیصد ہے۔ ایک طرف تو فارمرز کو مصنوعی نسل کشی کی سہولت کی دستیابی کم ہے دوسری طرف مصنوعی نسل کشی سے جانوروں کے گابھن ہونے کی شرح بہت کم ہے۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں مثلاً تخم کی غلط طریقے سے کولیکشن۔ اس کی سٹوریج اور ٹیکنیشن کی لاپرواہی۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کئی ٹیکنیشن سٹور سے سیمن ڈوزز لے کر اپنی جیب میں رکھ لیتے ہیں اور اس کو سٹور والی حالت میں نہیں رکھتے۔ ایسی ڈوز ناکارہ ہو جاتی ہے لیکن ٹیکنیشن صرف پیسے کے لالچ میں وہی سیمن مادہ جانور میں رکھ دیتے ہیں اور کئی دفعہ جانور کی ہیٹ گزر چکی ہوتی ہے لیکن پھر بھی ڈوز رکھ دیتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں جانور گابھن نہیں ہوگا اور فارمر کا اعتماد مصنوعی نسل کشی پر ختم ہو جائے گا۔ یہی صورتحال اس وقت ملکی سطح پر ہے۔ ایک اور اہم نقطہ یہ ہے کہ ہم اپنی ساہیوال گائے کو خالص نہیں رکھ سکے، فارمرز نے اس میں کراس بریڈنگ شروع کر دی تھی لیکن اب توجہ دی جا رہی ہے کہ اس نسل کو محفوظ کیا جائے۔ درج بالا مسائل کو حل کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات کرنے ہوں گے۔

انعام شناسا

مصنف: ڈاکٹر محمد قمر بلال
انسٹیٹیوٹ آف اینمل اینڈ ڈیری سائنسز، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

i- مصنوعی نسل کشی کے طریقے کو اس کے معیار کے مطابق کرایا جائے اور تربیت یافتہ باصلاحیت لوگ اس کام کو سرانجام دیں۔

ii- وہ سانڈ جس کا ریکارڈ معلوم ہو اور اس کی کارکردگی اچھی ہو صرف اسی کو استعمال کریں۔

iii- ایک مربوط نظام جس کے تحت سانڈ کی تیاری معیار کے مطابق ہو۔

iv- دوغلی نسل کشی کو صرف عام دیسی گائے تک محدود کیا جائے تاکہ خالص نسلوں کو بچایا جا سکے۔

2- جانوروں کی وراثتی صلاحیت سے مکمل طور پر استفادہ نہ کرنا

یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ جانور اپنی اہلیت کے مطابق پیداوار نہیں دیتا اس کی وجہ یہ ہے کہ جانوروں کی خوراک کا معیار اور مقدار صحیح نہیں ہے اسے خوراک کم مقدار میں ملتی ہے اور پیداوار پر منفی اثر پڑتا ہے۔ یہ صورتحال اس وقت زیادہ خطرناک شکل اختیار کر جاتی ہے جب چارے کی قلت ہو۔ جو چارہ جانور کو دیا جاتا ہے وہ صحیح عمر پر نہیں کاٹا جاتا جس کی وجہ سے اس کی غذائیت کم ہو جاتی ہے اور وہ ونڈا جو جانوروں کو دیا جاتا ہے اس میں مختلف غذائی اجزا جانور کی ضرورت کے مطابق نہیں ہوتے۔ دودھیل جانوروں میں زیادہ پیداوار لینے کے لئے اچھے چارے کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ معیاری سبز چارہ خوراک پر اخراجات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سبز چارہ سارا سال موجود نہ ہونے کے باعث اور موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے جانوروں کی خوراک میں سبز چارے کی کمی آ جاتی ہے جانوروں کی پیداوار متاثر ہوتی ہے اور کسانوں کو مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے جانوروں میں زیادہ پیداوار دینے کی صلاحیت موجود ہے لیکن بہت سے عوامل اس کی راہ میں رکاوٹ ہیں ان میں ایک چارے کی سارا سال فراہمی کا نہ ہونا ہے۔ دودھیل جانوروں میں تقریباً ستر فیصد سے زیادہ اخراجات خوراک پر ہوتے ہیں۔ جانوروں کی خوراک میں چارہ نہایت سستا ذریعہ ہے جس سے خوراک پر آنے والے اخراجات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں مئی جون اور نومبر دسمبر خوراک کی کمی کے مہینے ہوتے ہیں اس عرصے میں سبز چارے کی فراہمی کم ہوتی ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ہر دس سال بعد تقریباً دو فیصد رقبہ جہاں پر چارہ اگایا جاتا ہے وہ کم ہو جاتا ہے اور دوسری طرف جانوروں کی تعداد بڑھ رہی ہے جس سے صورتحال زیادہ سنگین ہو گئی ہے۔ پرانے روایتی انداز میں کاشتکاری کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار کم ہے۔ اب ایک نیا رجحان یہ پیدا ہوا ہے کہ ایسی فصلیں اگائی جائیں جس سے کاشتکار کو موقع پر نقد ادائیگی ہو اس رجحان کی وجہ سے بھی سبز چارے کا رقبہ کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہمارے زیادہ تر کسان اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ چارے کو کس وقت کاٹا جائے جس کی وجہ سے جانوروں کو ایسا چارہ ملتا ہے جس میں لحمیات کی مقدار کم اور فائبر کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور اس چارے کی ہضم ہونے کی صلاحیت بھی کم ہو جاتی ہے۔

جانور تقریباً 51, 38, 3, 6 اور 2 فیصد غذائی اجزا سبز چارہ، چرائی، کاٹی ہوئی گھاس، اجناس کی باقیات اور ونڈے سے حاصل کرتے ہیں۔

بہت سے کسان کھل بنولہ کو ایک مکمل ونڈا کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ یہ ونڈے کا ایک حصہ تو ہو سکتا ہے لیکن مکمل خوراک نہیں ہے۔ صرف کھل بنولہ کھلانے سے ایک طرف جانوروں کی غذائی ضروریات پوری نہیں ہوتی اور دوسری طرف پیداواری اخراجات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کھل بنولہ مہنگی ہونے کے ساتھ ساتھ اس